اسلامی سال کے دوسرے مہینے "صفر" سے متعلق جاہلانہ خیالات اور توہمات کا ردّ
نیز اسلام کی پاکیزہ تعلیمات و ہدایات اور چند اہم شرعی احکام
ماہِ صفر المظفر
اسلام کی نظر میں
محمد ارمغان ارمان
علم النجوم
علم جفر
علم پامسٹری
بُدھ
بدشگونی
نحوست
علم الاعداد
فال گیری
علم رمل

اسلامی سال کے دوسرے مہینے "صفر" سے متعلق جاہلانہ خیالات اور توہمات کا رَدّ

نیز اسلام کی پاکیزہ تعلیمات و ہدایات اور چند اہم شرعی احکام

خاکپائے اختر و مظہر

محمد ارمغان ارمان

فہرست

وجہ تسمیہ	۳
ماہِ صفر کے فضائل واعمال	۴
صفر کے ساتھ ''المظفر'' یا ''الخیر'' کا اضافہ کیوں؟	۴
دَورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ	۶
ارشاداتِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم	۶
ایک من گھڑت روایت سے استدلال اور اس کا جواب	۸
نحوست وناکامی کے اسباب وعوامل	۸
ماہِ صفر کی دو اہم بدعات	۱۱
نجومیوں، بُرجوں، ستاروں اور اعداد سے حال معلوم کرنا	۱۲
معاشرے میں چند رائج بدشگونیاں	۱۴

......★......

نقشِ قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں جنت کے راستے
اللہ ﷻ سے ملاتے ہیں سُنّت کے راستے

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ماہِ صفر المظفر اِسلام کی نظر میں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَ نُصَلِّيۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ، اَمَّا بَعۡدُ!

وجہ تسمیہ:

''صفر المظفر'' اسلامی سال (قمری تقویم) کا دوسرا مہینہ ہے جو محرم الحرام کے بعد اور ربیع الاوّل سے پہلے آتا ہے۔ ''صَفَرٌ'' عربی زبان کا لفظ ہے جس کے متعدد معنی بیان کیے گئے ہیں، مثلاً:

① پیٹ کے کیڑے یا سانپ(۱)۔

② سونا، پیتل، زَرد رنگ، خشک گھاس، صفراوی امراض، نحوست، شگونِ بد، عمدہ خوشبو، وغیرہ۔ مگر یہ سب مجازی اور مرادی معانی ہیں، حقیقی نہیں، کیوں کہ اسلام ان کی تردید کر چکا ہے۔

③ خالی ہونا(۲)۔

یہ تیسرا معنی ہی زیادہ معروف ہے۔ عرب کے لوگ زمانۂ جاہلیت میں (اسلام سے پہلے) محرم الحرام کی حرمت کی وجہ سے جنگ سے باز رہتے تھے، اس لیے جیسے ہی ماہِ صفر کا آغاز ہوتا تو اپنی ضرورت کی اشیاء لینے اور جنگ وجدال کے لیے گھروں سے نکل جاتے اور گھروں کو خالی چھوڑ دیتے تھے، پس اس مناسبت سے اس ماہ کو ''صفر'' (خالی ہونا) کہا جانے لگا۔

شریعتِ اسلامیہ میں اس مہینہ کو ''صفر'' اس لیے کہا جاتا ہے تاکہ یہ بھی محرم الحرام کی طرح معصیت اور گناہ سے خالی رہے۔

---

(۱): تاج العروس للزبیدی: ۱۲/۳۲۹، تابع باب الراء۔ اشعة اللمعات لعبدالحق الدهلوی: ۳/۶۲۰۔ شرح مسلم للنووی، وغیرهم۔

(۲): لسان العرب لابن منظور: ۴/۴۶۱۔ و المشهور فی أسماء الأیام و الشهور للسخاوی، کذا فی تفسیر ابن کثیر: ۴/۱۲۹، تحت سورة التوبة: ۳۶۔

ماہِ صفر کے فضائل و اعمال:

اس مہینے کی فضیلت یا مخصوص اعمال کی کوئی حدیث نظر سے نہیں گزری، اس مہینہ میں معمول کی عبادت ہے۔ البتہ اس ماہ سے منسوب باطل نظریات و توہمات سے دُور رہنے کا حکم فرمایا ہے۔

صفر کے ساتھ لفظ "المظفر" یا "الخیر" کا اضافہ کیوں؟

چونکہ زمانۂ جاہلیت میں عرب کے لوگ ماہِ صفر کو منحوس، بدشگون اور بُرا سمجھتے تھے اور بڑے عجیب و غریب قسم کے خیالات رکھتے تھے کہ اس مہینے میں آفات و مصائب نازل ہوتی ہیں۔ اس لیے اسے "صفر المظفر" یا صفر الخیر" کہا گیا تاکہ اسے نحوست والا مہینہ نہ سمجھا جائے۔ "مظفر" کا معنیٰ کامیابی، اور "خیر" کا معنیٰ نیکی، سلامتی اور برکت کے ہیں۔

افسوس! آج بھی زمانۂ جاہلیت کے وہ فاسد خیالات اور باطل عقائد ہمارے معاشرے میں نسل در نسل چلے آرہے ہیں۔ اسی لیے اس ماہ میں خوشی کی تقریبات مثلاً: شادی بیاہ، لڑکی کی رُخصتی، ختنہ اور عقیقہ وغیرہ سے مکمل احتراز کیا جاتا ہے، نحوست کو دُور کرنے کے لیے مختلف ٹوٹکے اور عملیات کیے جاتے ہیں، اور اگر کوئی حادثہ یا غمناک واقعہ یا کسی کام میں ناکامی ہوجائے تو کہتے ہیں کہ یہ دن یا یہ مہینہ یا یہ تاریخ ہی منحوس تھی۔ اَسْتَغْفِرُ اللہ!

ایک حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

"آدم کی اولاد زمانے کو گالی دیتی ہے زمانے کو بُرا کہتی ہے، حالانکہ زمانہ تو میں ہوں، رات دِن کی گردش میرے ہاتھ میں ہے"(۱)۔ ایک دوسری روایت میں ہے: "رات دِن کو میں بدلتا ہوں، اور جب چاہوں گا تو اس کو اُلٹ پلٹ کر ختم کردوں گا"(۲)۔

---

(۱): صحیح البخاری: ۴۱/۸ (۶۱۸۱)، کتاب الأدب، باب: لا تسبّوا الدّهر۔ و صحیح مسلم: ۱۷۶۲/۴ (۲۲۴۶)(۱)، کتاب الالفاظ من الأدب وغیرھا، باب: النھی عن سبّ الدّھر۔

(۲): صحیح مسلم: ۴ / ۱۷۶۲ (۲۲۴۶) (۳)، کتاب الالفاظ من الأدب وغیرھا، باب: النھی عن سبّ الدّھر۔ و مسند الامام احمد: ۱۱۱/۱۳ (۷۶۸۳)، ۱۴۳ (۷۷۱۶)، مسند أبی ھریرۃ۔

ایک روایت میں ہے: ''ابن آدم زمانے کو گالی دے کر مجھے تکلیف پہنچاتا ہے''[1]۔ ایک روایت میں ہے: ''ابن آدم'' یَا خَیْبَةَ الدَّهْرِ'' (اے کمبخت زمانے!) کہہ کر مجھے اذیت پہنچاتا ہے، کوئی شخص ''یَا خَیْبَةَ الدَّهْرِ'' نہ کہا کرے''[2]۔ اور ایک روایت میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''زمانے کو گالی نہ دیا کرو''[3]۔ اس مفہوم کی اور بھی روایات ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ بعض لوگ حوادثاتِ زمانہ سے متاثر ہو کر زمانے کو بُرا کہنے لگتے ہیں، حالانکہ زمانہ کوئی کام نہیں کرتا، زمانے میں جو واقعات اور حوادثات رُونما ہوتے ہیں اور جو انقلاب ہوتے رہتے ہیں، وہ تمام حضرت حق تعالیٰ کی مشیت اور ان کے حکم سے ہوتے ہیں۔ لوگ اپنی بے وقوفی سے یا جان بوجھ کر زمانے کو بُرا کہتے ہیں، گالیاں دیتے ہیں، زمانے کو بُرا کہنا درحقیقت اللہ تعالیٰ کو بُرا کہنا ہے، کیونکہ اصل فاعل تو وہ ہیں اس لیے اس فعل سے منع فرمایا[4]۔

نیز اس ماہ میں بے شمار خیر کے کام ہوئے ہیں، مثلاً: مکہ سے مدینہ ہجرت، غارِ ثور میں داخلہ، رحمۃ للعالمین ﷺ کی صاحبزادیوں کے نکاح، کئی حضرات کا قبولِ اسلام وغیرہ[5]۔ ان خیر کے کاموں کا ہونا ہی اس بات کی علامت ہے کہ یہ مہینہ نحوست اور بے برکتی و ناکامی کا نہیں ہے[6]۔

---

(۱):صحیح البخاری، کتاب التفسیر: ١٣٣/٦ (٤٨٢٦)، باب: قوله و ما يهلكنا الّا الدّهر (الجاثية: ٢٤) الاية، و كتاب التوحيد: ١٤٣/٩ (٧٤٩١)، باب قول اللّٰه تعالىٰ: يريدون أن تبدلوا كلام اللّٰه (الفتح: ١٥)۔ و صحيح مسلم: ١٧٦٣/٤ (٢٢٤٦)(٢)، كتاب الالفاظ من الادب وغيرها، باب النهى عن سبّ الدّهر۔

(۲):صحيح مسلم: ١٧٦٢/٤ (٢٢٤٦)(٣)، كتاب الالفاظ من الادب وغيرها، باب: النهى عن سبّ الدّهر۔ و المستدرك للحاكم: ٤٩٢/٢ (٣٦٩٢)، كتاب التفسير، تفسير سورة حمٓ السجدة۔

(۳):صحيح مسلم: ١٧٦٣/٤ (٢٢٤٦)(٤)(٥)، كتاب الالفاظ من الادب وغيرها، باب: النهى عن سبّ الدّهر۔ و مسند الامام احمد: ٢٧٢/١٦ (١٠٤٣٨)، مسند أبى هريرة۔

(۴):الهداية السنية فى الاحاديث القدسيه (المعروف ''خدا کی باتیں'')، ص: ۲۳، ۲۴۔

(۵): نیز حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی شادی، ہجرت کے بعد آیاتِ جہاد کا نزول اور بے شمار فتوحات مثلاً فتح خیبر وغیرہ بھی اس مہینہ میں ہوئیں۔

(٦): کتاب الفتاویٰ: ۱/۳۹۲، ۳۹۳، فتاویٰ رحیمیہ: ۲/۶۷، فتاویٰ حقانیہ: ۱/۲۱۰، ۲۱۱-۲/۴۶، ۸۴، ۸۵، فتاویٰ فریدیہ: ۱/۳۱۰، ۳۱۱، فتاویٰ محمودیہ: ۱/۲۳۱-۲۳۳، وغیرہم۔

دَورِ نبوی ﷺ کا ایک واقعہ:

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مقامِ حدیبیہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، جبکہ رات میں بارش ہو چکی تھی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے، تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ: تم جانتے ہو تمہارے پروردگار نے اس وقت کیا فرمایا ہے؟ (یعنی آپ ﷺ نے ارشاد کیا کہ ابھی مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے) صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

''میرے بندوں نے آج اس حال میں صبح کی کہ بعض تو مجھ پر ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا۔ چنانچہ جس شخص نے یہ کہا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لایا اور ستاروں کے ساتھ کفر کیا (یعنی ستاروں کے اثر کے منکر ہیں)، اور جس شخص نے کہا کہ فلاں ستارے کے طلوع ہونے اور فلاں ستارے کے غروب ہونے کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی ہے، تو اس نے میرے ساتھ کفر کیا اور ستاروں پر ایمان لایا'' (کیوں کہ مؤثرِ حقیقی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے)[۱]۔

ارشادات سرورِ عالم ﷺ:

اسلام میں ''نیک شگون یا اچھی فال'' لینا محمود و مستحسن بلکہ مستحب ہے، جبکہ ''تطیّر'' یعنی بُری فال لینا (چاہے کسی بھی طریقہ سے ہو) مذموم و ممنوع ہے۔...... نبی کریم ﷺ کثرت کے ساتھ اور خاص طور پر لوگوں کے (اچھے) ناموں اور جگہوں کے ذریعہ اچھی فال (نیک شگون) لیتے تھے، لیکن کسی چیز سے شگون بد نہیں لیتے تھے[۲]۔

رسول اللہ ﷺ نے قیامت تک کے لیے صفر کے مہینہ سے وابستہ باطل عقائد کی سختی سے تردید اور توہُّم پرستی و بدشگونی کی نفی فرمادی، اس موضوع پر حضورِ اقدس ﷺ سے بے شمار اِرشادات منقول ہیں، بطورِ نمونہ چند ایک ملاحظہ ہوں:

---

(۱): متفق علیہ، کذا فی المشکاۃ، کتاب الطب و الرقی، باب: الکھانۃ، الفصل الاوّل۔

(۲): مستفاد مظاہرِ حق جدید: ۴/۲۷۶، وغیرہ۔

★ ......فرمایا: بدشگونی بے حقیقت ہے، اس سے بہتر تو اچھی فال ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ اور فال کیا چیز ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''وہ اچھا کلمہ جس کو تم میں سے کوئی شخص سنے اور اس سے اپنی مراد پانے کی توقع پیدا کرے''(۱)۔

★ ......فرمایا: بیماری کا ایک دوسرے کو لگنا، بدشگونی، ہامہ (پرندہ، جیسے اُلّو سے بدشگونی لینا) اور صفر یہ سب چیزیں بے حقیقت ہیں (۲)۔

★ ......فرمایا: ایک دوسرے کو بیماری لگنا، ہامہ، نوء (منزل قمر) اور صفر کی کوئی حقیقت نہیں ہے (۳)۔

ف: ''نَوْءَ'' کی جمع ''انواء'' ہے۔ یہ چاند کی اٹھائیس منزلوں کا نام ہے، جس میں ہر منزل کے مکمل ہونے پر صبح صادق کے وقت ایک ستارہ گرتا ہے اور دوسرا ستارہ اس کے مقابلے میں اسی وقت مشرق میں طلوع ہوتا ہے۔ اہلِ عرب کا بارش کے متعلق یہ گمان تھا کہ چاند یا ستاروں کی ایک منزل کے ختم اور دوسری منزل کے آغاز پر بارش ہوتی ہے (یعنی ستاروں کو بارش کے سلسلے میں مؤثر حقیقی مانتے تھے، اس پر ایک واقعہ بھی شروع میں گزر چکا ہے)(۴)۔

★ ......فرمایا: ایک سے دوسرے کو بیماری کا لگنا، صفر اور غول (جنات وشیاطین کی ایک قسم و جنس ''بھوت پریت'') کی کوئی حقیقت نہیں ہے (۵)۔

★ ......فرمایا: ''شگون بد لینا شرک ہے''۔ آپ ﷺ نے (اہمیت ظاہر کرنے کے لیے) یہ بات تین مرتبہ فرمائی تاکہ لوگ اس سے اجتناب کریں (۶)۔

★ ......فرمایا: یاد رکھو! کسی مسلمان کو شگون بد (اس کے مقصد و ارادہ سے) باز نہ رکھے (یعنی

---

(۱):متفق علیه، کذا فی المشکاة، کتاب الطب و الرقی، باب: الفال و الطیرة، الفصل الاوّل۔

(۲):صحیح البخاری، کذا فی المشکاة،......الخ۔

(۳):صحیح مسلم، کذا فی المشکاة،......الخ

(۴):مرقاة المفاتیح: ۸/ ۳۹۵، ماہِ صفر اور جاہلانہ خیالات: ۱۵، مظاہرِ حق جدید: ۴/ ۲۷۹، وغیرہم۔

(۵):صحیح مسلم، کذا فی المشکاة،......الخ۔

(۶):سنن أبی داؤد و الترمذی، کذا فی المشکاة،......، الفصل الثانی۔

مسلمان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی کام کو کرنے کا اِرادہ کرے اور پھر کسی چیز کو بدشگونی سمجھ کر اس کام سے باز رہے)۔ اور جب تم میں سے کوئی شخص ایسی چیز کو دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے، یعنی ایسی چیز جس کے ذریعہ شگون بدلیا جاتا ہے اور جو دِل و دماغ میں وہم وخلجان پیدا کرتی ہے، تو چاہیے کہ یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَا یَاتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّآ اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّآ اَنْتَ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

"اے اللہ! اچھائیوں اور بُرائیوں کا لانے والا صرف تُو ہے اور صرف تُو ہی بُرائیوں اور خرابیوں کو دُور کرنے والا ہے، اور بُرائی سے منہ موڑنے اور نیکی طرف آنے کی توفیق وطاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے"(۱)۔

اور "نصاب الاحتساب" میں ہے کہ کوئی شخص سفر کے ارادہ سے گھر سے نکلے اور کوّے کی آواز سن کر سفر سے رُک جائے، تو بزرگوں کے نزدیک وہ شخص کافر شمار ہوتا ہے(۲)۔

المختصر اسلام نے سحر وکہانت، بدفالی و بدشگونی، رَمل وزائچہ وغیرہ کھینچ کر آیندہ کے حالات معلوم کرنا اور توہُّمات وغیرہ سے منع کیا ہے، کیوں کہ یہ سب شرک ہے، شیطان کے کام ہیں۔ جیسے یہ کہنا کہ "فلاں کام کے لیے فلاں دِن یا مہینہ منحوس ہے، فلاں رنگ منحوس اور بھاری ہے مصیبت آجائے گی" یہ سب "توہُّم پرستی" ہے۔

ایک من گھڑت روایت سے استدلال اوراس کا جواب:

بعض لوگ ماہِ صفر کے منحوس ہونے پر ایک مشہور روایت کو بطورِ استدلال پیش کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

مَنْ بَشَّرَنِیْ بِخُرُوْجِ صَفَرَ، بَشَّرْتُہٗ بِالْجَنَّۃِ

"جو شخص مجھ کو ماہِ صفر کے گزرنے کی بشارت دے گا، میں اُسے جنت کی بشارت دوں گا"۔

---

(۱): سنن أبي داوٗد، کذا في المشکاۃ،......، الفصل الثالث۔

(۲): مجالس الابرار، ص:۲۴۸، مجلس:۳۹، بحوالہ فتاویٰ رحیمیہ:۶۸/۲۱۔

جواب: دُشمنانِ اسلام نے سرورِ عالم ﷺ کی طرف منسوب بہت سی جھوٹی روایات پھیلائی ہیں، انھی میں سے ایک درج بالا روایت بھی ہے۔ مشہور محدث مُلاّ علی القاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو بے اصل اور موضوع قرار دیا ہے (۱)۔ اس کے علاوہ اور ائمہ حدیث مثلاً: علامہ عجلونی (۲)، قاضی شوکانی (۳) اور علامہ طاہر پٹنی (۴) رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہم نے بھی اس کو بے اصل کہا ہے، اور من گھڑت روایت سے اِستدلال کرنا سراسر جہالت ہے۔

(۲) ماہِ صفر کے منحوس ہونے کی اس من گھڑت روایت کے بالمقابل ماہِ صفر کے بارے میں بے شمار صحیح احادیث موجود ہیں (کچھ گزشتہ عنوان میں بھی گزر چکی) جو ماہِ صفر کی نحوست کی نفی کرتی ہیں، اس لیے صحیح احادیث کے مقابلہ میں ایک من گھڑت روایت پر عمل کرنا خلافِ عقل بھی ہے۔

(۳) اگر بالفرض اس روایت کو صحیح تسلیم کر کے الفاظ پر غور کیا جائے تو بھی ان الفاظ سے ماہِ صفر کی نحوست ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کا صحیح مطلب اور مصداق یہ ہوگا کہ آپ ﷺ کی وفات ماہِ ربیع الاوّل میں ہونے والی تھی اور آپ ﷺ موت کے بعد اللہ کی ملاقات کے مشتاق تھے، اس لیے ربیع الاوّل کے شروع ہونے اور صفر کے گزر جانے کی خبر کا آپ ﷺ کو انتظار تھا، پس اس خبر کے لانے پر آپ ﷺ نے بشارت کو مرتب فرمایا۔ چنانچہ تصوف کی بعض کتابوں میں اسی مطلب کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس روایت کو ذکر کیا گیا ہے (۵)۔

المختصر! اس من گھڑت و بے اصل حدیث کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کرنا، بیان کرنا اور اس کے مطابق اپنا ذہن بنانا یا عقیدہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ (مستفاد کتب اکابر)

نحوست و ناکامی کے اسباب وعوامل:

خالقِ کائنات ارشاد فرماتے ہیں کہ:

---

(۱): الاسرار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة: ۳۳۷، رقم: ۴۷۳۔

(۲): کشف الخفاء: ۲/۲۳۶ (۲۴۱۸)، حرف المیم۔

(۳): الفوائد المجموعة فی الأحادیث الموضوعة: ۴۳۸، کتاب الفضائل، احادیث الأدعیة و العبادات فی الشھور۔ (۴): تذکرة الموضوعات، ص: ۱۱۶، باب الفاضلة من الأوقات و الأیام ...... الخ۔

(۵): سال بھر کے مسنون اعمال: ۸، ۹ (بتغیر)، وغیرہ۔

مَآ اَصَابَكَ مِنۡ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَآ اَصَابَكَ مِنۡ سَيِّئَةٍ فَمِنۡ نَّفۡسِكَ (۱)

''تمہیں جو کوئی اچھائی پہنچتی ہے تو وہ محض اللہ کی طرف سے ہوتی ہے، اور جو کوئی بُرائی پہنچتی ہے، وہ تو تمہارے اپنے سبب سے ہوتی ہے''۔

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِهٖ وَمَنۡ اَسَآءَ فَعَلَيۡهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ (۲)

''جو کوئی نیک عمل کرتا ہے، وہ اپنے ہی فائدے کے لیے کرتا ہے، اور جو کوئی بُرائی کرتا ہے، وہ اپنے ہی نقصان کے لیے کرتا ہے، اور تمہارا پروردگار بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے''۔

وَكُلَّ اِنۡسَانٍ اَلۡزَمۡنٰهُ طٰۤئِرَهٗ فِىۡ عُنُقِهٖ (۳)

''اور ہر شخص (کے عمل) کا انجام ہم نے اُس کے اپنے گلے سے چمٹا دیا ہے''۔

ان آیات سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نحوست و برکت، خوش قسمتی و بد قسمتی، نفع و نقصان، خوشی و غمی، کامیابی و ناکامی، خیر و شر اور مقبول و مردُود کا انحصار انسان کے اپنے عمل پر ہے دیگر مخلوقات سے نہیں۔ چنانچہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

''ساری کائنات مل کر بھی تیرا نفع اور نقصان نہیں کر سکتی، اس لیے کہ قضاء و قدر کا قلم اب خشک ہو چکا ہے''(۴)۔

''نحس'' کا تصور دراصل مشرکانہ خیالات کی پیداوار ہے۔ اسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ نحوست و بے برکتی اور آفات و مصائب آنے کا تعلق ماہ و سال، لیل و نہار، عدد و رَنگ، حجر و شجر وغیرہ الغرض کسی بھی وقت اور مخلوق کے ساتھ نہیں بلکہ نحوست و ناکامی کا تعلق ''کفر و شرک، بدعت و معصیت اور فسق و فجور'' کے ساتھ ہے۔ فرمانِ رسول ﷺ ہے: ''نحوست بُرے اخلاق میں ہے''(۵)۔

---

(۱): النساء: ۷۹۔

(۲): حٰمٓ السجدة: ٤٦۔

(۳): بنی اسرآئیل: ۱۳۔

(۴): سنن الترمذی: ٤/٢٨٤ (٢٥١٦)، ابواب صفة القيامة و الرقائق و الورع، باب: ۵۹۔ ترجمہ از: اِسلامی مہینوں کے فضائل و احکام: ۴۸، ۴۹۔

(۵): مسند الامام احمد: ٤١/٩٩ (٢٤٥٤٧)، مسند سیّدہ عائشة رضی الله عنها۔

گزشتہ قوموں کے حالات دیکھ لیجیے! معلوم ہوجائے گا کہ اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب اور لعنت کا موجب انسان کی بدعملیاں اور نافرمانیاں تھیں (مثلاً: سُورۃ النمل: ۴۷، الاعراف: ۱۳۱، یٰسٓ: ۱۸، ۱۹، القمر: ۱۹، حٰمٓ السجدۃ: ۱۶، الحاقہ: ۷، وغیرہم)۔ اور قرآن وحدیث میں بے شمار جگہ پر یہ موجود ہے کہ اگر تم میری اور میرے رسول کی نافرمانی کروگے، یا فلاں گناہ اور بُرا عمل کروگے، تو یہ یہ آفات ومصائب نازل ہوں گی، ان سب آیات واَحادیث کا اس مختصر تحریر میں نقل کرنا مشکل ہے۔

یاد رکھیے! انگوٹھی میں لگوائے پتھروں کا انسانی زندگی پر اثر انداز ہونا اور ان کو کامیابی وناکامی اور مبارک ونامبارک کا مدار سمجھنا یہ مشرکوں کا عقیدہ اور سبائی اَفکار کا شاخسانہ ہے، مسلمانوں کا نہیں۔ کیوں کہ انسانی زندگی پر اعمال اثر انداز ہوتے ہیں، پتھروں سے نہ تقدیر بدلتی ہے اور نہ کوئی خیر وبرکت نصیب ہوتی ہے(۱)۔

ماہِ صفر کی دو اَہم بدعات:

جاہل وبے دین لوگوں اور اسلام دشمن عناصر نے ماہِ صفر المظفر میں دین کے نام پر بے شمار من گھڑت رُسومات وبدعات اور فاسد عقائد داخل کررکھے ہیں جو آج بھی ہمارے اسلامی معاشرے میں عوامی سطح پر رائج ہیں، حالانکہ ان کا تعلق وجوڑ کسی بھی طرح دینِ اسلام سے نہیں۔ مثلاً: جنات کا آسمان سے زمین پر اُترنا، صندوقوں اور دَرودیوار کو ڈنڈے مارنا، مکڑی کے جالے صاف کرنا، وغیرہ۔ زمانۂ جاہلیت میں "نسیَ کی رسم" یعنی نفسانی اغراض پر حرمت والے مہینوں میں رَدّ وبدل (آگے پیچھے) کرنا بھی تھی۔ اب دو مشہور بدعت جن کے گرد تقریباً ساری بدعات وخرافات گھومتی ہیں، کی تفصیل مع ان کا حکم ملاحظہ فرمایئے:

① **تیرہ تیزی کی بدعت**...... بعض لوگ کہتے ہیں کہ ماہِ صفر کے ابتدائی تیرہ دن نہایت منحوس، بُرے اور سخت ہیں، کیونکہ ان دنوں میں رسول اللہ ﷺ بھی سخت بیمار ہوگئے تھے، یہ بیماری اسی نحوست کا اثر ہے۔ تیرہ سے مراد "۱۳" کا ہندسہ، اور تیزی سے مراد "سختی اور پریشانی" ہے۔ بعض جگہ

(۱): آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۵۵۲/۲-۵۵۴، فتاویٰ فریدیہ: ۳۲۰/۱، فتاویٰ محمودیہ: ۲۳۴/۱، وغیرہم۔

لوگ تیرہ تاریخ کو ”چنے اُبال“ کر تقسیم کرتے ہیں تاکہ بلائیں اور نحوستیں دُور ہو جائیں۔
یاد رکھیے! ان سب باتوں کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں یہ صرف توہم پرستی اور مشرکین کے عقیدہ کی اقتداء کرنا ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ اپنے مرضِ وفات میں تیرہ دِن بیمار رہے ہیں، مگر وہ صفر کے ابتدائی تیرہ دن نہیں بلکہ صفر کے آخری اور ربیع الاوّل کے ابتدائی ایام تھے۔

④ **آخری چہار شنبہ (بدھ) کی بدعت** ...... لوگ اس دن خوشیاں مناتے ہیں، مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں، چھٹی کرنے کو اَجر و ثواب سمجھتے ہیں، سیر و تفریح کے لیے جاتے ہیں، بعض جگہ اس دن روزہ رکھا جاتا ہے اور ایک خاص طریقے سے نماز پڑھی جاتی ہے۔ وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ”اس دن رسول اللہ ﷺ کو بیماری سے شفاء ملی اور آپ ﷺ نے غسلِ صحت فرمایا تھا“۔ نیز بہت سے لوگ اس دن تعویذ بنا کر مصیبتوں اور بیماریوں سے بچنے کی غرض سے پہنتے ہیں۔
یاد رکھیے! یہ مشہور بات بالکل غلط اور بے اصل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس دِن (صفر کے آخری بدھ) سے تو آپ ﷺ کے مرض کی شدت (مرضِ وفات) کا آغاز ہوا تھا، جس پر یہودیوں نے عداوت و شقاوت اور اپنے کینہ و بغض کی وجہ سے خوشی کی تھی۔ ایرانی مجوسیوں سے منتقل ہو کر ہندوستان میں آئی اور یہاں کے بے دین بادشاہوں نے اسے پروان چڑھایا۔
المختصر یہ یہودیوں اور مجوسیوں کی رسم اور ایجاد فی الدین (بدعت) ہے، اہلِ اسلام کا اس کا اہتمام کرنا اور خوشی منانا سخت بے غیرتی و بے اَدبی کی بات ہے[1]۔

نجومیوں، بُرجوں، ستاروں اور اعداد سے حال معلوم کرنا:

آج کل اکثر اخبارات و جرائد میں علم الاعداد (نام کے ہندسوں)، علم پامسٹری (ہاتھ کی

(۱): انظر: تاریخ ابن اثیر، تاریخ طبری (اوّل)، البدایۃ والنھایۃ (ج ۵)، تاریخ ابن خلدون (اوّل)، طبقات ابن سعد (اوّل)، ثقات ابن حبان (ج ۲)، مظاہرِ حق جدید: ۵/۵۲۳، مدارج النبوۃ، سیرت ابن ہشام مترجم: ۲/۴۱۸، سیرت المصطفیٰ ﷺ: ۳/۱۵۶، سیرت النبی ﷺ مع حاشیہ: ۱/۴۷۸، سیرت خاتم الانبیاء: ۱۰۲، سیرتِ سرورِ کونین ﷺ: ۲/۲۳۰، ۲۳۱، امداد المفتیین: ۲/۴۱۶، امداد الاحکام: ۱/۱۱۸، فتاویٰ رشیدیہ: ۱۷۰، ۱۷۷، کفایت المفتی: ۲/۸۴، احسن الفتاویٰ: ۱/۳۶۰-۱۰/۵۸، فتاویٰ فریدیہ: ۱/۲۹۶-۲۹۹، فتاویٰ حقانیہ: ۱/۲۱۰، ۲۱۱-۲/۴۶، ۸۴، ۸۵، فتاویٰ رحیمیہ: ۲/۶۸، ۶۹، آپکے مسائل اور اُن کا حل: ۲/۵۳۰، اغلاط العوام: ۹۹، فتاویٰ بینات: ۱/۵۵۸، ۵۵۹، کتاب الفتاویٰ: ۱/۳۹۳، دائرہ معارفِ اسلامیہ: ۱/۱۸، وغیرہم۔

لکیروں)، علمِ رَمل (اشکال واعداد کے ذریعہ) اور علم النجوم (بُرجوں اور ستاروں) وغیرہ سے مستقبل کے حالات معلوم کرنے کے لیے کچھ صفحات مخصوص رکھے جاتے ہیں، مثلاً: ”یہ ہفتہ کیسا رہے گا؟“ وغیرہ، لوگ ان سے مستقبل اور قسمت کے حال معلوم کر کے ان پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

یاد رکھیے! غیر مسلم مثلاً ہندوؤں کے ہاں یہ توہّمانہ خیالات پائے جاتے ہیں کہ خوشی کی تقریب یا کسی اہم کام اور سفر پر جانے سے پہلے دِن اور وقت متعین کرنے (جنم کنڈلی ملانے) کے لیے پنڈتوں سے کہا جائے، پھر جو مقرر ہو جائے اس سے آگے پیچھے کرنا بدفالی اور نحوست سمجھتے ہیں۔

ایک مسلمان اور مومن کا یہ عقیدہ ہے کہ غیب کا علم اور قسمت کا حال اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ اس لیے ان چیزوں پر اعتقاد رکھنا یا مؤثرِ حقیقی سمجھنا کفر ہے اور ایسے لوگوں کے پاس جانا یا علم حاصل کرنا گناہ ہے۔ لہٰذا علم النجوم، علم الاعداد، علمِ رَمل اور فال گیری کے ذریعہ سے شادی یا کسی اہم کام یا سفر کی کامیابی و ناکامی یا نومولود بچے کا نام تجویز کرنا مسلمانوں کے لیے جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ سب کہانت میں داخل ہے اور کہانت حرام ہے۔

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایسی کتنی ہی چیزیں ہیں جن کو ہم زمانۂ جاہلیت میں کیا کرتے تھے، ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے (اور ان سے غیب کی باتیں پوچھا کرتے تھے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ”اب تم کاہنوں کے پاس نہ جایا کرو“(۱)۔

اور فرمایا: ”جو شخص کاہن یا نجومی کے پاس جائے اور اس سے کچھ پوچھے (یعنی غیب کی باتیں دریافت کرے)، تو اس کی چالیس دِن رات کی نمازیں قبول نہیں کی جاتی“(۲)۔

سوچیے! نماز جو عبادات میں سب سے افضل اور بزرگ ترین عمل ہے، قبول نہیں، تو دوسرے اعمال بطریق اولیٰ کیسے قبول ہوں گے؟ آہ! اس سے بڑا نقصان اور بدبختی اور کیا ہے؟(۳)

---

(۱): رواہ مسلم، کذا فی المشکاۃ، کتاب الطب و الرقی، باب: الکھانۃ، الفصل الاوّل۔

(۲): الصحیح مسلم، کذا فی المشکاۃ،......الخ۔

(۳): مظاہرِ حق جدید: ۲۸۹/۴۔

ایک روایت میں ہے: ''جو شخص کسی کاہن کے پاس آیا اور جو کچھ کاہن نے بتلایا اس کی تصدیق کی (یعنی سچ سمجھا)، تو محمد ﷺ پر جو کچھ نازل ہوا ہے اس نے اس کا انکار کر دیا''(۱)۔

اور ایک روایت میں ہے: ''جو شخص کسی نجومی اور کاہن کے پاس (غیب وغیرہ کی باتیں دریافت کرنے) گیا، پھر اس سے کوئی بات دریافت کی، تو چالیس راتوں تک اس کی توبہ قبول ہونے سے رُکی رہتی ہے۔ اور اگر اس نے نجومی کی بات کی تصدیق کر دی (یعنی دل سے بھی اس کو سچ سمجھا اور اس پر یقین کر لیا)، تو اس نے کفر کیا''(۲)۔

اس لیے اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی پر اعتماد کر کے اس کے حکم کے مطابق عمل کیجیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ العزیز برکت و راحت نصیب ہو گی۔ یہ سو فیصد یقینی بات ہے کہ جو شخص اعتماد علی اللہ کے مضبوط حلقے کو چھوڑ کر ستاروں اور نجومیوں سے اپنی قسمت وابستہ کرے گا وہ ہمیشہ بے سکون اور ناکام رہے گا(۳)۔

معاشرے میں رائج چند بدشگونیاں:

ہمارے معاشرے میں بہت سی ایسی بدشگونیاں لوگوں میں پائی جاتی ہیں جو محض توہّمات اور ان کی بنیاد ہندوانہ نظریات ہیں، شریعت میں ان کی کوئی اصل نہیں، ان سے بچنا اور دوسروں کو بچانا نہایت ضروری ہے۔ وہ یہ ہیں:

شیشہ ٹوٹنا...... دُودھ گرنا...... اُلّو کا بولنا...... کوّے کا دیوار پر آ کر بیٹھنا یا بولنا...... کالی بلی کا راستے میں آ جانا...... جوتے کا اُلٹا ہونا...... ہاتھ کی ہتھیلی میں کھجلی (خارش) ہونا...... جائے نماز کا موڑنا ...... بلی کا رونا...... عصر و مغرب کے درمیان کھانا پینا...... کھاتے ہوئے ہاتھ سے لقمہ گر جانے کو پاس بیٹھنے والا کا اثر سمجھنا...... دُلہن کے سر پر رُخصتی کے وقت قرآن رکھنا...... دولہا اور دُلہن کے گھر میں داخل

---

(۱): رواه احمد و ابو داؤد، كذا فى المشكاة، كتاب الطب و الرقى،......، الفصل الثانى۔

(۲): رواه الطبرانى، كذا فى مرقاة المفاتيح: ٨/ ٤١٠، كتاب الطب و الرقى،......، الفصل الاوّل۔

(۳): انظر: امداد الفتاویٰ: ۵/۴۰۳-۴۰۵، آپکے مسائل اور اُنکا حل: ۲/۵۴۰-۵۴۶، احسن الفتاویٰ: ۱/۵۳، ۵۴، فتاویٰ مفتی محمود: ۱/۲۲۴، ۲۲۵، کتاب الفتاویٰ: ۱/۳۵۸، ۳۷۱، ۴۰۳، خیر الفتاویٰ: ۱/۵۷، نظام الفتاویٰ: ۱/۸۲، کفایت المفتی: ۹/۲۱۹-۲۲۲، فتاویٰ فریدیہ: ۱/۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۳، اغلاط العوام، فتاویٰ محمودیہ: ۱/۵۰۱، ۲۰/۸۳-۸۵_۲۱/۷، وغیرہم۔

ہونے سے پہلے دروازے کی دہلیز پر تیل ڈالنا...... لڑکی کا پیدا ہونا...... صبح سویرے کسی دُشمن یا اپنے سے کمتر کو دیکھ لینا یا ٹھوکر لگنا...... کسی کو پیچھے سے بلانا...... عصر یا مغرب کے بعد یا رات کو جھاڑو دینا، ناخن کاٹنا، بال جھاڑنا...... جھاڑو کا کسی کو لگنا یا مارنا...... آنکھوں کا پھڑکنا...... سیاہ رنگ پر آسمانی بجلی گرنا...... فضیلت والی راتوں (مثلاً: شبِ برأت، شبِ قدر، شبِ معراج، شبِ عید وغیرہ) میں رُوحوں کا گھروں کو لوٹنا...... نئے مکان کی بنیاد میں بکرے کا خون یا سونا چاندی ڈالنا...... گھر کی چھت کے اُوپر ہانڈی لٹکانا...... ہاتھوں میں لوہے کے کڑے اور پیتل کے چھلّے پہننا...... نئی گاڑی وغیرہ کے پیچھے پُرانا جوتا یا کالا کپڑا لٹکانا۔ (مزید دیکھیے: بہشتی زیور، اِصلاح الرسوم، اغلاط العوام، وغیرہم)

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کا صحیح فہم عطا فرمائے اور تمام خرافات و بدعات سے محفوظ رکھے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

......★......

ولایت کا چراغ کیسے روشن ہوتا ہے؟

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ارشاد فرمایا: جس طرح دو تاروں سے بلب جلتے ہیں؛ ایک مثبت، ایک منفی، اسی طرح ''محبت و تقویٰ'' کا چراغ دل میں روشن ہوتا ہے جب دو تار جلتے ہیں؛ ایک مثبت یعنی ''التزامِ ذکر'' اپنے گھر پر اور دوسرا منفی تار یعنی ''شیخ کی صحبت''۔ ذکر اور وظیفہ تو شیطان بھی بہت کرتا تھا لیکن شیخ کی صحبت میسر نہ تھی جس کا انجام یہ ہوا کہ منفی تار نہ لگ سکا اور اس کا 'اَنا' فنا نہ ہوسکا۔ اَنانیت اور تکبر اور نفس کی تمام خود بینی و خود رائی کو شیخ کی صحبت ہی مٹاتی ہے۔ پس ولایت کے لیے یہ دونوں اجزاء از بس ضروری ہیں؛ التزامِ ذکر اور صحبتِ شیخ، ان دونوں تاروں سے ولایت کا چراغ روشن ہوتا ہے۔

اسی طرح ذکر کی بھی دو قسمیں ہیں؛ ایک مثبت اور ایک منفی۔ مثبت ذکر نوافل اور اَذکار و تلاوت وغیرہ جملہ عبادات، اور منفی ذکر گناہوں سے بچنا ہے، یہ دونوں مل کر ذکرِ کامل ہوتا ہے۔

(خزائنِ شریعت و طریقت: ۴۰)

...... ماخذ ومصادر ......

★توضیح القرآن (آسان ترجمۂ قرآن)، مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم، ط: مکتبہ معارف القرآن، کراچی...... ★تفسیر القرآن العظیم، علامہ ابن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ، ط:دارالکتب العلمیۃ بیروت...... ★کشف الخفاء و مزیل الالباس، علامہ اسماعیل بن محمد العجلونی، ط:المکتبۃ القدسی القاہرۃ...... ★لسان العرب، علامہ ابن منظور الافریقی المصری رحمہ اللہ، ط:دار صادر بیروت ...... ★تاج العروس من جواہر القاموس، سیّد محمد مرتضٰی الحسینی الزبیدی رحمہ اللہ، ط:مؤسسۃ الکویت...... ★الصحیح البخاری، ط: دارطوق النجاۃ بیروت...... ★الصحیح لمسلم، ط: دارالکتب العلمیۃ بیروت...... ★سنن الترمذی، ط:دارالغرب الاسلامی بیروت...... ★مسند الامام احمد، ط:مؤسۃ الرسالۃ بیروت...... ★المستدرک للحاکم، ط: دارالکتب العلمیۃ بیروت...... ★الہدایۃ السنیۃ فی الاحادیث القدسیہ (المعروف "خدا کی باتیں")، مولانا احمد سعید دہلوی رحمہ اللہ، ط: دارالمطالعہ بہاولپور...... ★مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ط:دار الکتب العلمیۃ بیروت...... ★مظاہرِ حق جدید، ط: دارالاشاعت، کراچی...... ★الاسرار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ (المعروف بالموضوعات الکبری)، مُلّا علی القاری رحمہ اللہ، ط: مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت...... ★الفوائد المجموعۃ فی الأحادیث الموضوعۃ، علامہ محمد بن علی الشوکانی رحمہ اللہ، ط:دار الکتب العلمیۃ بیروت...... ★تذکرۃ الموضوعات، علامہ محمد طاہر الفتنی رحمہ اللہ، ط:ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ، و کتب خانہ مجیدیہ ملتان...... ★فتاویٰ رشیدیہ، مفتی رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ، ط: دارالاشاعت، کراچی...... ★امداد الفتاویٰ، مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ، ط: مکتبہ دارالعلوم، کراچی...... ★کفایت المفتی، مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ، ط: دارالاشاعت، کراچی...... ★امداد المفتین، مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ، ط: دارالاشاعت، کراچی...... ★امداد الاحکام، مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ، ط: مکتبہ دارالعلوم، کراچی...... ★خیر الفتاویٰ، مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ، ط: مکتبہ امدادیہ، ملتان...... ★فتاویٰ حقانیہ، مفتی عبدالحق رحمہ اللہ، ط: جامعہ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک...... ★فتاویٰ رحیمیہ، مفتی سیّد عبدالرحیم لاجپوری رحمہ اللہ، ط: دارالاشاعت، کراچی...... ★فتاویٰ محمودیہ، مفتی محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ، ط: جامعہ فاروقیہ، کراچی...... ★فتاویٰ فریدیہ، مفتی محمد فرید رحمہ اللہ، ط: دارالعلوم صدیقیہ، صوابی...... ★آپ کے مسائل اور ان کا حل، مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ، ط: مکتبہ لدھیانوی، کراچی...... ★کتاب الفتاویٰ، مفتی خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہٗ، ط: زمزم پبلشرز، کراچی...... ★مسائلِ شرک و بدعت، مولانا محمد رفعت قاسمی مدظلہٗ، ط: مکتبہ خلیل، لاہور...... ★سیرت ابن ہشام مترجم، ط: ادارہ اسلامیات، لاہور...... ★مدارج النبوۃ مترجم، ط: شبیر برادرز، لاہور...... ★سیرت المصطفیٰ ﷺ، مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ، ط: کتب خانہ مظہری، کراچی...... ★سیرت النبی ﷺ، علامہ شبلی نعمانی وسیّد سلیمان ندوی رحمہما اللہ، ط: ادارۂ اسلامیات، لاہور...... ★سیرت خاتم الانبیاء ﷺ، مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ، ط: دارُالکتاب، دیوبند...... ★سیرتِ سرورِ کونین ﷺ، مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری رحمہ اللہ، ط: ادارۃ المعارف، کراچی...... ★سال بھر کے مسنون اعمال، مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ، ط: ادارۂ اسلامیات، لاہور...... ★اغلاط العوام، مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ، ط: ادارۃ المعارف، کراچی...... ★دائرہ معارفِ اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور...... ★ماہِ صفر اور جاہلانہ خیالات، و بدشگونیاں بدفالیاں اور توہّمات، مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہٗ، ط: مکتبۃ الاسلام، کراچی...... ★ماہِ صفر کی دو بدعتیں، مفتی محمد شعیب اللہ خان مفتاحی مدظلہ، ط: جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور، ہند...... ★ماہِ صفر اور توہّم پرستی، مفتی محمد رضوان مدظلہٗ، ادارہ غفران، راولپنڈی...... ★اسلامی مہینوں کے فضائل واحکام، مولانا رُوح اللہ نقشبندی مدظلہٗ، ط: دارالاشاعت، کراچی...... ★ماہنامہ دارالعلوم، دیوبند...... ★ماہنامہ الفاروق، کراچی۔ وغیرہم

......★......

الٰہی میں ہوں بس خطا وار تیرا
مجھے بخش ہے نام غفار تیرا

سیّد الطائفہ شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ رحمہ اللہ تعالیٰ